

## ایران کو اپنا دفاع کرنے کا حق حاصل ہے

اقوام متحده کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے مطابق، ہر قوم کو مسلح حملے کے مقابلے میں "انفرادی یا اجتماعی خود دفاعی کا بنیادی حق" حاصل ہے۔ یہ بنیادی قانونی اصول ایران کے اس حق کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ حالیہ اسرائیل اور ریاستہائے متحده کی جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں اپنی خود مختاری اور عوام کی حفاظت کرے۔ اسرائیل کی جانب سے 13 جون 2025 کو ایران پر بلا اشتغال حملہ اور اس کے بعد 21 جون کو امریکی حملہ دونوں اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کی اجازت کے بغیر کیے گئے۔ اس طرح، یہ اقدامات اقوام متحده کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی واضح خلاف ورزی ہیں، جو کسی بھی ریاست کی علاقائی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف دھمکی یا طاقت کے استعمال کو سختی سے منع کرتا ہے، جب تک کہ اسے سلامتی کو نسل کی منظوری حاصل نہ ہو یا یہ خود دفاعی عمل نہ ہو۔

اسرائیل کی دھمکی جاریت کے بر عکس، ایران نے امن اور استحکام کے لیے مسلسل عزم کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہزاروں سال پرانی تہذیب کی حامل قوم کے طور پر، ایران نے دو صدیوں سے زائد عرصے سے کسی دوسرے ملک کے خلاف جنگ شروع نہیں لی۔ یہ جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاهدے (NPT) کا دستخط کر کر ہے، بین الاقوامی جوہری توافقی اینجنسی (IAEA) کے ساتھ فعال تعاون برقرار رکھتا ہے، اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری کرتا ہے۔ اس کے باوجود، ایران ایک ایسی شرپسند ریاست سے مسلسل فوجی اور معاشی دباؤ کا شکار ہے جو عالمی امن اور سلامتی کے لیے حقیقی خطرہ ہے: اسرائیل۔

## اسرائیل کی بین الاقوامی قانون کی نافرمانی

مشرق و سلطی میں اسرائیل کی جاریت کا ریکارڈ وسیع اور اچھی طرح دستاویزی ہے۔ اس نے لبنان، شام اور یمن کے خود مختار علاقوں پر قانونی جواز یا اقوام متحده کی منظوری کے بغیر بمباری کی ہے۔ ان کارروائیوں نے پورے خطوں کو غیر مسحکم کیا، انسانی بحرانوں کو جنم دیا، اور بین الاقوامی اصولوں کی خرابی میں براہ راست کردار ادا کیا۔ مزید برآں، اسرائیل کی فلسطینی علاقوں پر طویل قبضہ، بین الاقوامی انسانی قانون کی منظم خلاف ورزیاں، اور اقوام متحده کی قراردادوں کی تعمیل سے انکار اسے مشرق و سلطی میں جارح، نہ کہ مظلوم، کے طور پر واضح طور پر شناخت کرتا ہے۔

بار بار کی بین الاقوامی مذمت کے باوجود، اسرائیل سلامتی کو نسل اور جنرل اسمبلی کی پابند قاردادوں کو نظر انداز کرتا رہتا ہے۔ اس نے جنوری 2024 میں عالمی عدالت انصاف (ICJ) کے احکامات کو مسترد کر دیا کہ وہ غیر قانونی بستیوں کی توسعی روکے، غزہ میں انسانی امداد کی اجازت دے، اور مغربی کنارے میں بستیوں کو ختم کرے۔ تعمیل کے بجائے، اسرائیل نے 2023 اور 2025 میں غزہ پر مکمل ناکہ بندی نافذ کر کے اپنی وحشیانہ مہم کو بڑھایا۔ ان ناکہ بندیوں کے نتیجے میں بڑے سیما نے پر قحط پڑا۔ جو بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت جنگی جرم ہے۔ اور شہریوں پر دانستہ حملے کیے گئے، جن میں صحافی، اسپتال، اور رہائشی عمارتیں شامل ہیں۔

حالیہ سب سے زیادہ مجرمانہ انکشافات میں سے ایک انسانی امداد کا ہتھیار بنانا ہے۔ اسرائیل کی بنائی گئی نام نہاد "غزہ ہیو مینیٹریں فاؤنڈیشن" کو ایک جال کے طور پر بے نقاب کیا گیا ہے جو بے بس شہریوں کو تقسیم کے مراکز کی طرف راغب کرتا تھا تاکہ انہیں گولی مار دی جائے۔ یہ ایسی حکمت عملی ہے جو جنیوا کنو نشنز کی خلاف ورزی کرتی ہے اور انسانیت کے خلاف جرائم کے متادف ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک حالیہ مطالعے کا تخمینہ ہے کہ غزہ کے 2.2 ملین باشندوں میں سے 377,000 اب لپتہ ہیں اور انہیں مردہ تصور کیا جانا چاہیے۔ یہ ضممنی اعداد و شمار نہیں ہیں۔ یہ ایک مسلسل اور دانستہ خاتمے کی مہم کے نتائج ہیں۔

اسرائیل کا جوہری شعبے میں رویہ بھی سنگین تشویش کا باعث ہے۔ یہ دنیا کے چند ممالک میں سے ایک ہے جو NPT پر دستخط اور اس کی توثیق سے انکار کرتا ہے، اس طرح IAEA کے معائنوں سے بچتا ہے۔ اس نے بدنام زمانہ NUMEC معاملے میں امریکہ سے اعلیٰ درجہ کا افزودہ یورینیم چوری کر کے خفیہ جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ بنایا۔ مزید برآں، اپنی جوہری صلاحیتوں کو ظاہر کرنے سے انکار کر کے، اسرائیل امریکی قانون کے تحت، خاص طور پر سینگن ترمیم کے تحت ذمہ داری سے بچتا ہے، جو NPT کے فریم ورک سے باہر جوہری ہتھیار تیار کرنے والے ممالک کو فوجی امداد دینے پر پابندی عائد کرتا ہے۔ بین الاقوامی اصولوں اور ملکی قوانین کی یہ دانستہ خلاف ورزیاں امریکی انتظامیہ کی جانب سے برداشت کی گئیں۔ بلکہ انہیں ممکن بنایا گیا۔

ایران کی پر امن سائنسی اور تکنیکی ترقی کو دبائے کے جوش میں، امریکہ اور اسرائیل دونوں نے IAEA کی مکمل نگرانی میں موجود ایرانی جوہری تنصیبات پر حملے کیے۔ یہ لاپرواہ اقدامات تابکار مادوں کے اخراج کا خطرہ رکھتے ہیں، شہریوں کی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں، اور خطرے کے ماحولیات کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ پھر بھی انہیں غلط طور پر "فاععی" یا "پیشگی" اقدامات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

## نتیجہ: امن کے لیے سب سے بڑا خطرہ اسرائیل

یہ تیزی سے واضح ہو رہا ہے کہ اسرائیل ایک شرپسند ریاست کے طور پر کام کر رہا ہے۔ قانون سے بالاتر، بین الاقوامی جوابدی سے بالاتر، اور انسانی مصائب کے تین لاپرواہ۔ یہ نہ صرف مشرق و سطی بلکہ پوری دنیا میں امن، سلامتی اور استحکام کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ یہ منظم طور پر بین الاقوامی نظام کو کمزور کرتا ہے، انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتا ہے، اور بغیر کسی سزا کے فوجی اور توسعہ پسندانہ ایجنسی کے ہاتھا ہے۔

بین الاقوامی برادری اب مزید کنارہ کش نہیں رہ سکتی۔ نسل کشی کے کنوشن اور "تحفظ کی ذمہ داری" (R2P) فریم ورک کے تحت، فلسطینی عوام کے دفاع میں عمل کرنے کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔ دنیا کو فوری طور پر اسرائیل کے خلاف جامع اقتصادی اور سفارتی پابندیاں عائد کرنی چاہتیں، سخت ہتھیاروں کے استعمال کو نافذ کرنا چاہتی ہے، اور اقوام متحده کی جنگ اسمنبلی کی قرارداد 377 ("امن کے لیے اتحاد") کے تحت فوجی مداخلت پر غور کرنا چاہتی ہے، جو سلامتی کو نسل کے عمل کرنے میں ناکامی کی صورت میں اجتماعی کارروائی کی اجازت دیتی ہے۔

ابہام کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ دنیا کو اسرائیل کو جوابدہ ٹھہرانا چاہتی ہے۔ ایران کا خود دفاعی حق نہ صرف قانونی ہے۔ یہ مسلسل جاریت کے مقابلے میں ضروری ہے۔ عالمی امن اور انصاف کا تقاضا ہے کہ اسرائیل کے شرپسند رویے کا مقابلہ کیا جائے اور اسے فیصلہ کن بین الاقوامی کارروائی کے ذریعے روکا جائے۔